Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۳۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۹ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۷ وفا ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۷ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۶۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرنا ضروری ہے

اگر اس کی راہ میں مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرنا چاہیئے

"یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دکھ درد اور مصیبت کو اُٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اُٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اُس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی اور مر گیا وہ نفاق کے شعبہ میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنا دُنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے۔ پھر یہ کیسا گراں مرحلہ ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے دُنیا کی حیات کو عزیز سمجھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان خواہ نخواہ لڑائیاں کرتا پھرے بلکہ اس سے یہ مُراد ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام اور اوامر کو اُسکی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرے اور پھر اپنے دل میں غور کرے کہ کیا وہ دُنیا کی زندگی کو پسند کرتا ہے یا آخرت کو۔ اور خدا کی راہ میں اگر اس پر مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو وہ ایک لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرے اور اگر جان بھی دینی پڑے تو تردّد نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صد ۸۳، صد ۸۴)

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"عزیزہ مکرمہ امۃ المتین سلمہا اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب ورک (حال کوپن ہیگن) کا انتڑیوں کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کامیاب رہا مگر اب اطلاع آئی ہے کہ گھر واپس آجانے کے بعد پھر بخار شروع ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے میں ابھی خطرہ باقی ہے۔ چوہدری محمود احمد صاحب خود بھی بیمار ہیں احباب کرام دونوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتہائے احمدیہ کے امراء کی توجہ کے لئے

آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ینصرک رجالٌ نوحی علیہم من السماء کا مصداق بنایا اور آپکو خدمتِ دین کی سعادت عطا فرمائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کا شکر اس رنگ میں ادا کیجئے کہ غلبۂ اسلام کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے آپ کے واجب الاطاعت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا جو عظیم منصوبہ جاری فرمایا ہے اِسے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش اور جدّ و جہد کریں۔ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ آپ کے حلقہ کے جن مخلصین نے اِس فنڈ میں وعدے لکھوائے ہیں آپ ہر وعدہ کنندہ کے متعلق یہ جائزہ لیں کہ کیا ان کی ادائیگی باقاعدہ مرحلہ وار ہو رہی ہے۔ اگر کوئی دوست معیار کے مطابق ادائیگی نہیں کر رہے ہیں، ان کو بطریق احسن لیکن پورے زور سے ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اِس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ "مولابس" کا نعرہ لگاتے ہوئے پیار و محبت کے نتیجہ میں اسلام کیلئے دلوں کو جیت رہی ہے

اللہ کے فضل سے ہر سال ہمارا قدم آگے بڑھتا اور ہم پہلے سے زیادہ ترقی کرتے اور اللہ کی محبت و پیار کو حاصل کرتے ہیں

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے دوست بشاشت اور پیار سے قربانیاں پیش کریں اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کریں

میں یقین رکھتا ہوں کہ جماعت اِس سال کی ذمہ داریوں کو نباہے گی اور اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸؍ماہِ شہادت ۱۳۵۶ھ مطابق ۸؍اپریل ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاھد ایم۔اے انچارج صیغہ زودنویسی ربوہ)

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے اِن آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ (۲۸: ۶۱، ۶۲)

اور پھر فرمایا:۔

اِس دُنیا میں انسان کو جو کچھ بھی ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتا ہے اور یہ عطا ایک خاص مقصد کے لئے انسان پر نازل ہوتی ہے۔ انسان کا ذہن ہے، انسان کی طاقت ہے، انسان کی استعداد ہے،

اخلاقی طاقتیں اور روحانی قوتیں

ہیں جو انسان کو دی گئی ہیں۔ غرضیکہ انسان کو جو کچھ بھی ملا ہے وہ ایک خاص مقصد کی خاطر اُسے ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اِن دو آیات میں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے فرمایا ہے انسانوں میں سے دو گروہ بن جاتے ہیں۔ ایک وہ گروہ ہے کہ جو کچھ انہیں ملتا ہے اُسے وہ صرف مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا سمجھتے ہیں اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔ خدا نے جو دُنیوی سامان دیئے ہیں اُن کا استعمال محض دُنیا کے لئے اور دُنیا کی اغراض کی خاطر کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کو دُنیا کی زینت کے لئے سمجھا جاتا ہے۔ اسی کی طرف دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ (۱۸: ۱۰۵)

پھر فرمایا ایک دوسرا گروہ ہے جو عقل رکھتا ہے اور اس کا استعمال کرتا ہے۔ اس گروہ کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے فرمایا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ یہ لوگ عقل سے کام کیوں نہیں لیتے لیکن عقل سے کام لینے والوں کا بھی ایک گروہ ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اِس دُنیا میں جو کچھ انسان کو ملا وہ اِس لئے ہے کہ وہ اپنے وجود اور اس کی طاقتوں کی نشوونما اِس طرح کرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کا سچا، حقیقی اور پختہ تعلق قائم ہو جائے۔ یہی تعلق ہے جس کے نتیجہ میں اِس دُنیا کے بعد بھی

حسین جنتوں کا وعدہ

دیا گیا ہے اور یہی تعلق ہے جس کے نتیجہ میں اِس دُنیا میں بطور جزاء کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ملتا ہے۔ فرمایا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ اور وہ بدلہ خیر اور بھلائی ہوتی ہے۔ وہ دُکھوں کی طرف، وہ جہنم کی طرف اور وہ خدا تعالیٰ کے غضب کی طرف لے جانے والی چیز نہیں ہوتی بلکہ خیر محض ہوتی ہے، خدا کا عطیہ ہوتی ہے اور صرف اِس دُنیا میں ختم نہیں ہو جاتی۔ خدا تعالیٰ انسان کو اسکے نیک اعمال کے نتیجہ میں اور اس کی جو قربانیاں اور ایثار ہے اور خدا کے لئے محبتِ ذاتی کی انسان کے دل میں جو تڑپ ہوتی ہے اس کے نتیجہ میں انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ خیر بھی ہے وَاَبْقٰى اور باقی رہنے والی چیز بھی ہے یعنی اس دنیوی زندگی پر موت آجانے کے بعد وہ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ باقی رہتی ہے۔ انسان کو ایک نئی زندگی ایک جنتی زندگی ملتی ہے اور اس میں وہ ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتا اور اس کی رضا سے انتہائی مسرتوں کو پاتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گروہ جو خدا تعالیٰ کے لئے خدا ہی کی عطا کردہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیوی چیزیں خرچ کرتا ہے، وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور ملے گا۔ فرمایا وَعْدًا حَسَنًا بڑا حسین وعدہ ہے۔ وہ حسین بھی ہے اور پورا ہونے والا بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ خدا کے جو وعدے اور وعید ہیں ہر دو مشروط ہیں اور ہر دو اپنی شرائط کے ساتھ پورے ہوتے ہیں۔ اِسی لئے انسان کو خاتمہ بالخیر کی دعا کی تحریک کی گئی ہے۔

خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ہی کے الفاظ کے بعد خدا تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے، تم سمجھتے کیوں نہیں کہ تمہاری

پیدائش کی غرض

کیا ہے، تم سمجھتے کیوں نہیں کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ اسی مقصد کے حصول کے لئے تمہیں ملا ہے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ خدا نے فرمایا :-

خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

(۳۷ : ۴۲)

فرمایا خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور اس کی ہدایت کی روشنی میں جو لوگ اپنے اموال کو اور اپنی طاقتوں کو اور اپنی قوتوں اور استعدادوں کو اور اپنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو اُجاگر کرتے اور خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق خدا داد قوتوں کی نشوونما کرتے ہیں وہ عقل سے کام لینے والے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ یعنی انہوں نے اپنی انتہائی کوشش کی خدا تعالیٰ کے قُرب کے حصول میں مگر نتائج کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر چھوڑ دیا۔ دراصل ایمان کے معنے عقیدہ کا ایمان اور زبان سے اس کا اقرار اور اس کے مطابق عمل کرنا یہ سب چیزیں لغتِ عربی کے مطابق لفظ ایمان میں شامل ہیں۔ تو جو شخص ایمان لاتا اور مومنانہ زندگی گزارتا ہے اور اس کے دِل میں پاکیزگی پائی جاتی ہے اور کھوٹ نہیں اور ملاوٹ نہیں اور نفاق نہیں اور فساد نہیں ہوتا اور اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہی کافی نہیں، جب تک خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے خاتمہ بالخیر نہ کرے اور اپنے فضل اور رحمت سے جنّتوں کے سامان نہ پیدا کرے محض اعمال کوئی چیز نہیں۔

غرض جب خدا تعالیٰ کی طرف سے

انسان کی ترقیات کے لئے آسمانی ہدایت

بھیجی جاتی ہے تو دُنیا دو گروہوں میں بٹ جاتی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور قرآن کریم جیسی عظیم ہدایت انسان کے ہاتھ میں دی گئی تو آپؐ کی اس عظمت وشان کے باوجود پھر بھی سارے ہی انسان ایسے نہیں تھے جنہوں نے آپؐ کو قبول کیا اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق زندگیاں گزارنے لگے۔ یہ تو بڑا لمبا مضمون ہے جو بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے اور انسان کی کوشش کو قبول کر لیتا ہے یعنی انسان کی بعض چھوٹی چھوٹی کوششیں ہیں جو مقبول ہو کر انسانی مغفرت کا باعث بن جاتی اور اس کی ترقیات کا زینہ ٹھہرتی ہیں اور بعض دفعہ انسان کی ذرا ذرا سی لغزشیں اسے خدا تعالیٰ کے دربار سے دھتکار کر پرے پھینک دیتی ہے۔ یہ ساری باتیں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ قرآن کریم ہمارے لئے کامل ہدایت ہے اس کے بعد ہمیں کسی اور ہدایت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

پس انسانوں کی دو جماعتیں یا دو گروہ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں ذکر کیا ہے۔ ایک وہ گروہ ہے جن کو متاعِ زندگی اور زینتِ حیات خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی اور انہوں نے یہ سمجھا کہ گویا وہ اس کے حقدار تھے اِسی دُنیا میں مزے لُوٹنے کے لئے انہیں یہ چیزیں عطا کی گئی ہیں اور مزہ لُوٹا بھی کیا جس کا انجام تباہی ہے۔ دُنیا کی خوشیاں اور عیش اِس دُنیا میں بھی انسان کی تباہی کا باعث بنتے ہیں مثلاً جسمانی طاقتیں ہیں۔ دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو عارضی لذّتوں کی خاطر خدا داد طاقتوں کا غلط استعمال کرتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے اِس دُنیا کی بقیہ زندگی میں نہایت مُہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا اُن کی صحت ایسی بگڑ جاتی ہے کہ اِس دُنیوی زندگی کا بھی کوئی لُطف اُن کے لئے باقی نہیں رہتا۔ اِسلئے

اصل مسرّت اور لذّت

تو وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت کی روشنی یعنی قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ وہی سرور حقیقی سرور ہے اس دنیوی زندگی میں بھی اور وہی سرور اُخروی زندگی میں ایک اور شکل میں انسان کے وجود کو اور اس کی رُوح کو ملے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بعض لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ وہ سوچتے نہیں کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے باطل تو نہیں بنایا تھا۔ انسانی زندگی کا کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ اس کی کوئی غرض ہونی چاہیئے۔ انسانی پیدائش کا کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ چنانچہ انسان کو مخاطب کرکے یہ اعلان کر دیا گیا کہ ہر دو جہان کی ہر چیز بلا استثناء اُس کی خدمت پر لگا دی گئی ہے۔ کتنا بڑا مقام ہے جو انسان کو دیا گیا ہے۔ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے تو یہ چیزیں لے کر نہیں آتا یہ خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ یہ اُس کی رحمت ہے۔ حتیٰ کہ اُسنے ان ستاروں کو بھی جن کی روشنی ابھی ہم تک نہیں پہنچی انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔ سائنس سے تعلق رکھنے والے لوگ ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ایسے ستارے بھی ہیں جن کی روشنی ابھی ہم تک نہیں پہنچی اور ایسے ستارے بھی ہیں جن کی روشنی پچھلے پندرہ بیس سال میں ہماری دُنیا تک پہلی بار پہنچی ہے ان سب کو خدا نے ہماری خدمت پر لگایا ہوا ہے چنانچہ صحیح جہت کی طرف سائنس کی ہر ترقی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ مخلوقِ خدا انسان کی ایک نئی شکل میں خدمت کر رہی ہے۔ ہر SCIENTIFIC DISCOVERY (سائنسی انکشاف) سے پتہ لگتا ہے کہ کتنا عظیم اعلان تھا جو اللہ تعالیٰ نے اِن الفاظ میں فرمایا تھا :-

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ

(۴۵ : ۱۴)

لیکن پھر بھی ان سائنسدانوں میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے اور اس دُنیا کے متاع اور اس کی زینت کو کافی سمجھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس دنیوی متاع اور اس کی زینت کے نتیجہ میں

اُخروی متاع کے سامان

پیدا کرنے کے لئے اور اُخروی زندگی کے حُسن کے حصول کے لئے کوشش کرتے

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

دُنیوی عیش و آرام میں پڑ جاتے ہیں جو کہ وقتی ہے اور اس میں حقیقی لذّت بھی نہیں مگر پھر بھی ایسے لوگ اپنا سب کچھ دُنیوی لذّتوں کی خاطر برباد کر دیتے ہیں اور خدا سے دُوری کی راہیں اُن کو خدا کے غضب کی جہنّم کی طرف لے جاتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن وہ لوگ بھی ہیں جو عقل رکھتے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس شریعت پر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے ہاتھ میں دی ہے، ایمان لائے ہیں اور جن کی زندگیاں اسلام کی خاطر ہیں۔ اُن کی زندگی کا ہر لمحہ اس کوشش میں صرف ہوتا ہے کہ جو بھوکی اور پیاسی دنیا ہے اور خدا اور اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دُوری کی زندگی گزار رہی ہے، وہ اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لَوٹ کر آئے چنانچہ اس غرض کے لئے دوست دعائیں کر رہے ہیں۔ کوشش کر رہے ہیں اور اموال کی قربانی دے رہے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اس قسم کا گروہ دنیا میں پیدا ہوگا۔ قرآن کریم نے جب یہ کہا تو قرآن کریم کے نزول کے بعد بھی ان دو گروہوں کا ذکر اس کے اندر آ سکتا ہے۔ ماضی کا تو حوالہ اس میں نہیں دیا گیا ویسے تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہر نبی کے وقت ایسا ہی ہوتا آیا ہے لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

اور آپؐ کی بلند شان کے باوجود اور قرآن کریم کی کامل اور مکمل شریعت و ہدایت کے باوجود کچھ لوگ عقل سے کام نہیں لیں گے اور وہ شیطان کی طرف دوڑیں گے۔ بجائے اس کے کہ خدائے رحمان کی طرف اُن کی حرکت ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اُن کے قدم زمین پر پڑیں وہ شیطان کے گروہ کی طرف چلیں گے۔ لیکن ایک دوسرا گروہ بھی ہے جو ایسا نہیں ہوگا۔ وہ ایسے لوگ ہوں گے جو عقل رکھتے ہوں گے، جو ایمان رکھتے ہوں گے، جو خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوں گے، جو سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہ سمجھتے ہوں گے کہ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ جو آخری چیز ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی رضا کی جنتوں میں داخل ہوتا ہے۔ یہ گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک اُمّتِ مسلمہ میں پیدا ہوتا رہا ہے۔ ایسے لوگوں نے بڑی قربانیاں دیں اور اُنہوں نے اپنی زندگیاں بڑی فراست سے گزاریں اور خدا کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے اور دُنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کے لئے اَنتھک کوشش کی تا کہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی رضا کو حاصل کرے۔ شروع سے ہی ایسا گروہ چلا آ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو بڑی کثرت سے ہمیں نظر آتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جانوں کی کوئی پرواہ نہیں کی، انہوں نے اپنے آراموں کی کوئی پرواہ نہیں کی، انہوں نے اپنے عزیزوں کی، اپنے رشتہ داروں کی اور دوستوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ صرف ایک ہی ہستی تھی جس پر وہ مرمٹے تھے اور ایک ہی نعرہ تھا جو اُن کی زبان سے نکلتا تھا اور وہ تھا مولا بس۔ اللہ مل جائے تو کسی اَور چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک انگوٹھی کے اُوپر بھی مولا بس کندہ ہے۔ آپ کی تین انگوٹھیاں تھیں جو بعد میں تین بیٹوں کو ورثے میں ملیں ان میں سے ایک

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

والی انگوٹھی ہے جو تین دفعہ قرعہ اندازی کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے وراثت میں ملی تھی لیکن جب ان کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت عطا کیا تو آپ نے سمجھا کہ یہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی (جو اس وقت میں نے پہن رکھی ہے) خاندانی ورثے میں نہیں جانی چاہیئے بلکہ خلافت میں چلنی چاہیئے۔ چنانچہ یہ انگوٹھی خلافتِ ثالثہ کے قیام پر مجھے دی گئی۔

اب ضمناً یہ بات آ گئی ہے تو میں سب کو سُنا دیتا ہوں تا کہ اس کے بارہ میں اگلی نسلوں کے لئے آپ سب کی گواہی رہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہی انگوٹھی جو اس وقت میری انگلی میں ہے اور جس پر میں نے کپڑا چڑھایا ہوا ہے ہماری محترمہ آپا صدیقہ صاحبہ کو دی اور یہ کہا کہ میری وفات کے بعد جو بھی خلیفہ منتخب ہو یہ اس کی ہوگی اور اس کے بعد جو خلیفہ ہو اس کی ہوگی۔ جب تک یہ سلسلۂ خلافت جماعت مومنین میں قائم رہے یہ انگوٹھی ایک خلافت سے دوسری خلافت کی طرف منتقل ہوگی۔ ایک بڑے بیٹے سے دوسرے بڑے بیٹے کی طرف منتقل نہیں ہوگی۔ چنانچہ

انتخابِ خلافت کے بعد

اس وصیت کے ساتھ ہماری محترمہ آپا صدیقہ صاحبہ نے یہ انگوٹھی مجھے دی۔

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ انگوٹھی پہنی ہوئی تھی آپ نے کسی کام کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کا نگ ڈھیلا تھا وہ گر گیا۔ آپ نے جب دیکھا کہ نگ جس کے اُوپر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کندہ ہے گم ہو گیا ہے تو کچھ دیر کے لئے آپ کو بڑی پریشانی اُٹھانی پڑی۔ سب کام چھوڑ کر اور چھوڑوا کر گھر کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک ڈھونڈ مارا مگر انگوٹھی کا نگینہ نہ ملا۔ بڑی پریشانی ہوئی اور گھنٹے دو گھنٹے کے بعد کسی کام کے لئے پھر جیب میں ہاتھ ڈالا تو جیب میں نگ پڑا ہوا تھا جس کو گھر میں تلاش کر رہے تھے۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ میں یہ خطرہ کیوں مول لوں، عاجز انسان ہوں اس کے اُوپر کپڑا چڑھوائے رکھتا ہوں تاکہ نگ اپنی جگہ پر قائم رہے اور اسکے گرنے کا خطرہ نہ رہے۔ اگرچہ وہ اس وقت ہل نہیں رہا لیکن میں یہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتا۔

میں بتا یہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک انگوٹھی پر "مولا بس" کندہ ہے۔ اس حقیقت کو جب ایک مسلمان پہچان لیتا ہے تو پھر اُس کے لئے دنیا کے اموال ہیں، دنیا کی قوتوں اور استعدادوں میں، دُنیا کی ذہانتوں اور فراستوں میں کوئی کشش نہیں ہوتی۔ وہ سمجھتا ہے مولا بس، اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو شروع میں ایک لمبے عرصہ تک دُکھ سہنے پڑے، اُن کو دُھوپ میں لٹایا گیا، اُن پر پتھر رکھے گئے اور جس طرح بھی ممکن تھا اُن کو تکالیف دی گئیں لیکن انہوں نے

انتہائی ثباتِ قدم کا نمونہ

دکھایا کیونکہ اُن کو خدا کا یہ حکم تھا کہ جو خدا نے کہا ہے وہ تم نے کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے کہا:-

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا

کہ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین پر ظلم کی انتہا ہو گئی ہے اسلئے ان کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ ظلم کا مقابلہ کریں۔ تب انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اُن کے پاس سیفِ ہندی یا زنگ آلود معمولی سی تلوار ہے (ہندوستان کی بنی ہوئی تلواریں بہت مشہور تھیں، بڑے اچھے لوہے اور بڑی تیز دھار والی تھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض دنیا کی بہترین تلوار کفر کے ہاتھ میں تھی اور مسلمانوں کے ہاتھ میں زنگ آلود تلواریں تھیں جن پر دندانے پڑے ہوئے تھے اور کچھ تو مانگی ہوئی تھیں۔ انھوں نے کہا مولا لیس۔ چنانچہ ٹوٹی ہوئی تلواریں لے کر ننگے پاؤں لڑنے کے لئے چلے گئے کیونکہ خدا نے کہا تھا لڑو۔ مارنے اور ہلاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ عرب میں امن اور آشتی پیدا کرنے کے لئے۔ یہ دفاعی جنگ تھی۔ ظلم کو مٹانے اور جنگوں کا خاتمہ کرنے کے لئے اور پھر فتح مکہ کے موقع پر تھوڑے سے ہتھیار استعمال ہوئے مگر جنگوں کا خاتمہ ہو گیا۔ چنانچہ اس دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر ہوئی کہ عمر بھر کے جو ویری اور دشمن تھے ان کو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کا نعرہ لگا کر خدا تعالیٰ کی رحمت کی جنتوں کی طرف دھکیل دیا۔ جو لوگ اسلام کے دشمن تھے، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے اور مسلمانوں کے دشمن تھے ان کے کانوں میں جب اس نعرہ کی آواز آئی تو وہ جا کر اسلام لے آئے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بن گئے۔

پس حقیقت یہی ہے کہ مولا لیس۔ اور

آج کی دنیا کی حقیقت

یہ ہے کہ دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جو یہ کہتی ہے کہ ہم بھی ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ ہماری زندگی بھی اسی بنیاد پر استوار ہے کہ مولا لیس۔ ہماری روح کی بھی یہی آواز ہے۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ سوائے اس گروہ کے جنہوں نے بہت قربانیاں دیں۔ ان کے ساتھ تو ہم مقابلہ نہیں کرتے کیونکہ انھوں نے بڑا مقام حاصل کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور آپ سے تربیت حاصل کر کے لیکن وعدہ دیا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی صحبت اور روحانی تربیت جو ہے وہ بہت بڑے پیمانے پر اور ایک شان کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تربیت اور آپ کے روحانی فیوض کے نتیجہ میں اس جماعت کو بھی ملے گی جو جماعت مہدیؑ پر ایمان لائے گی اور لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ میں جو وعدہ دیا گیا تھا پیار کے ساتھ اور اسلامی تعلیم کے حسن کے نتیجہ میں ساری دنیا کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رب کریم کے لئے جیتے جائیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ مولا لیس کا نعرہ لگاتے ہوئے، ہر چیز کو بھلاتے ہوئے، ہر ایک سے پیار کرتے ہوئے کسی سے دشمنی کئے بغیر، محبت اور

پیار اور خدمت کے نتیجہ میں

ساری دنیا کے دل اسلام کے لئے جیت رہی ہے۔ اس وقت یہ جماعت جس کے افراد بڑی کثرت سے اور بڑی مضبوطی کے ساتھ اپنے ایمانوں پر قائم ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہیں اور جس میں نئے داخل ہونے والے اور نئی پرورش پانے والی اگلی نسل کا ایک بڑا حصہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والا ہے۔

میں اس وقت کمزوریاں دور کرنے پر مضمون بیان نہیں کر رہا بلکہ وہ چیز جو نمایاں ہو کر دنیا کے سامنے ہے اور جس وجہ سے ہے وہ آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ ہر سال اپنے مسائل لے کر آتا ہے۔ ہر سال کی اپنی problems ہیں۔ ایک سال آیا اس کو ہم ۱۹۷۴ء کا سال کہتے ہیں۔ اس کے اپنے حالات تھے۔ اب یہ ۷۷-۱۹۷۶ء کا سال ہے۔ اس کے اپنے مسائل ہیں یہ مہنگائی کا زمانہ ہے۔ یہ مہنگائی کا سال ہے۔ لیکن ۱۹۷۴ء کے حالات کی اس جماعت نے کوئی پرواہ نہیں کی اور ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ دوستوں نے دعائیں کیں۔ اپنے وقتِ عزیز کو دنیا کے حصول پر خرچ کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اپنی خیر خواہی اور بھلائی کے لئے بھی دعائیں کیں اور ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کیں جو خود کو جماعت احمدیہ کا دشمن سمجھتے تھے۔ کسی سے کوئی گلہ نہیں تھا کسی سے کوئی شکوہ نہیں تھا کسی سے کوئی غصہ نہیں تھا کسی سے نفرت کا اظہار نہیں تھا۔ دوست دعاؤں میں لگے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت سلسلہ کے لئے بھی

خیر اور بھلائی کے سامان

پیدا کرے اور خدا کے اس پیار کو جو ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ رہے ہیں، وہ بھی دیکھنے لگیں۔

غرض ان قربانیوں کا ایک حصہ یعنی مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کا ایک حصہ دنیوی دولت ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں احباب نے پہلے سے زیادہ اموال کی قربانی خدا کے حضور دے دی۔ ہر سال ہمارا قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ ہر سال یکم مئی فروری آتی ہے یعنی جب نیا مالی سال چڑھتا ہے تو پہلا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو جاتا ہے۔ یہ تو ہر سال ہوگا جب تک زمین اور سورج کا یہ چکر چل رہا ہے اور انسان اس کرۂ ارض پر آباد ہے۔ اس حساب سے ہر سال گزرے گا اور ایک نیا سال چڑھے گا۔ ہر سال ہمارے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں ہم عاجز بندوں کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ محض الٰہی فضلوں کے نتیجہ میں پہلے سے زیادہ ترقیات کا سال ہوتا ہے۔ پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا سال ہوتا ہے۔ پہلے سے زیادہ خدا کی راہ میں ایثار اور قربانی پیش کرنے کا سال ہوتا ہے۔ ہر نقطہ نگاہ سے جس میں ایک نقطہ نگاہ مالی قربانی ہے۔

اب پھر موجودہ مالی سال کا یہ آخری مہینہ ہے۔ جب مالی سال ختم ہونے کو ہوتا ہے تو اس کے چند ہفتے پہلے میں ذَکِّرْ کے حکم کے ماتحت جماعت کو اس طرف توجہ دلایا کرتا ہوں کہ ایک

مالی سال ختم ہو رہا ہے

جو سال ختم ہو رہا ہے اس کی ذمہ واریاں اسی سال میں نباہ دو۔ اس کے قرضے اگلے سال تک لے کر نہ جاؤ ورنہ قرضے بڑھتے جائیں گے اور ان کی ادائیگی میں تکلیف ہوگی۔ اس طرح بعض دفعہ انسان خدا تعالیٰ سے دور چلا جاتا ہے اور پھر پیار اور بشاشت سے قربانی نہیں کر سکتا۔

میں امید رکھتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ جماعت جو ہر آن خدا کے پیار کو حاصل کرنے والی ہے وہ اپنی اس سال کی مالی قربانیوں کی ذمہ واریوں کو نباہے گی۔ اس کا قدم آگے ہی آگے جائے گا۔ ان کا قدم نہ ایک جگہ کھڑا ہوگا اور نہ پیچھے ہٹے گا۔ ہم اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہیں اور اسی کے احسان اور رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ امیدیں ہم اپنے نفس سے بھی باندھتے ہیں ورنہ تو یہ نفس بڑا کمزور ہے اور جماعت سے بھی باندھتے ہیں۔ اگرچہ جماعت احمدیہ دنیوی نقطہ نگاہ سے اور مالی اعتبار سے کمزور ہے اور ہر لحاظ سے دھتکاری ہوئی ہے۔ لیکن اس کا تعلق اس ہستی سے ہے جس کا حکم ہر دو جہان پر چلتا ہے۔ وہ ہم سے اپنے پیار کا سلوک کر رہا ہے اور ہمیں تو تھکن بھی محسوس نہیں ہوتی۔ ایسا لگتا ہے کہ جس طرح ایک چھوٹا بچہ جس کو ابھی چلنا نہ آتا ہو اس کو اس کا پیار کرنے والا باپ اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے اسی طرح

باپ سے زیادہ پیار کرنے والا

ہمارا رب کریم ہماری انگلی پکڑتا ہے اور اپنی رحمت اور فضل سے ہمارا قدم آگے بڑھا دیتا ہے۔ خدا کرے ہماری ہر آنے والی نسل خدا تعالیٰ کے اس پیار کو پانے والی اور خدا تعالیٰ کے اس نشان کو دنیا کے سامنے ظاہر کرنے والی ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کی کوشش فرمائیں! (مہتمم مال)

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب رضی کی یاد میں

مکرم ممتاز حسین صاحب امتیاز کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جب سے میں نے ہوش سنبھالا۔ تبھی سے حضرت مولوی صاحب مرحوم رضی کی شفقت اور مربیانہ و بزرگانہ توجہ سے وافر حصہ پاتا رہا یوں تو جماعت کے ہر طبقہ کے لوگ ان سے مستفید ہوتے رہتے لیکن میں ایک کمسن اور نو عمر نوجوان ہونے کی حیثیت میں اُن سے استفادہ کرتا رہا۔ ان کی نصائح اور ہدایات کی روشنی میں اپنے آپ کو اسلام و احمدیت کا سچا خادم بنانے کی سعی کرتا رہا۔ خاکسار کو مرکز احمدیت کی مرکزی جامع مسجد مبارک میں محض رضاکارانہ طور پر اذان دینے کا اعزاز حاصل ہوتا رہا ہے اور اذان دینے والے کا یہ حق ہوتا ہے کہ وہی نماز کے وقت تکبیر کہے۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز پڑھانے کے لئے تشریف لاتے تو حضرت مولوی صاحب رضی میری جگہ تکبیر کہتے۔ اس کے لئے وہ ہمیشہ پہلے سے مجھ سے اجازت لے لیتے۔ آپ رضی کے اس طریق سے میرے دل میں آپ کی قدر و منزلت اور بڑھ جاتی اور مجھے یہ احساس ہوتا کہ ایک طرف آپ کو اسلامی احکام کی پابندی کا کس قدر خیال رہتا تھا اور دوسری طرف یہ بھی پیش نظر ہے کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ آپ میرا ہر طرح سے خیال رکھتے اور میری دلجوئی فرماتے۔

برادرم مکرم محبوب احمد صاحب کی اذان بڑی شیریں اور دل سوز آواز میں ہوتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے اذان دی ر نماز کے لئے حضرت مولوی صاحب رضی کے ہمراہ مکرم مولوی انور صاحب بھی تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آج تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محبوب نے اذان دی ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب رضی میری طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ یہ محبوب نہیں مگر اس کی آواز محبوب ہے۔

خلافت لائبریری کے کارکن ہونے کی وجہ سے وہاں منعقد ہونے والی علمی و تبلیغی مجالس سننے کا موقع ملتا رہا۔ میں نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ غیر از جماعت دوست کتنا ہی تلخ اور تکلیف دہ سوال کرتے حضرت مولوی صاحب رضی ہمیشہ تحمل اور وقار کے ساتھ مسکراتے چہرہ کے ساتھ جواب دیتے اور ذرہ بھر خفگی کا اظہار نہ ہوتا بلکہ ایسے موقع پر ایسا لطیف جواب دیتے کہ سوال کرنے والا خود پشیمان ہو جاتا۔

۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۳ء تک کے عرصہ میں جبکہ وہ مجلس کارپرداز کے صدر تھے مجھے ان کے دفتر میں ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کا موقع ملا۔ اس دوران مجھے حضرت مولوی صاحب رضی کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ دن رات کام میں مصروف رہتے۔ کبھی انہیں میں نے فارغ نہیں پایا۔ بعض دفعہ نصف رات کو نعشوں کی تدفین کی منظوری کے سلسلہ میں ان کے در دولت پر جانے کا اتفاق ہوتا تو وہ فوراً اٹھ کر آتے اور فائل کا معائنہ فرماتے اور ہمیشہ ہشاش بشاش ہوتے۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا تھا گویا وہ اس کے لئے پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔ انہیں اپنے ماتحتوں کا بہت خیال رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایک رات میں یکے بعد دیگرے دو نعشوں کی تدفین کے کام کی وجہ اگلے روز دفتر پندرہ منٹ تاخیر سے پہنچا تو حضرت مولوی صاحب رضی نے فرمایا کہ اس نے رات اوور ٹائم کیا ہے اس لئے اسے آج رخصت دے دی جائے حالانکہ ہمارے دفتر میں اس قسم کی رخصت کا کوئی طریق یا قاعدہ موجود نہیں تھا۔

ایک دفعہ میں نے حضرت مولوی صاحب رضی کو فون کیا۔ آپ نے فرمایا "کون؟" میں نے جواب دیا "آپ کا پرانا غلام"۔ اس پر آپ رضی نے فرمایا "غلامی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ختم کر گئے ہیں۔ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ غلامی کا زمانہ گذر گیا ہے۔"

الغرض حضرت مولوی صاحب رضی پایہ کے خطیب و مناظر، بہترین منتظم اور بلند پایہ صحافی تھے۔ اپنے ہر مقام کا انہوں نے حق ادا کر دیا۔ اور ہمارے لئے سینکڑوں نمونے عمل کے چھوڑے ہیں جن سے ہم زندگی کی کامرانیوں کے حصول میں مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

آج آنکھیں اشکبار ہیں کہ ایک غریب پرور بلند پایہ وجود ہم سے بچھڑ گیا ہے آپ کی یاد ہمیشہ ہمارے سینوں میں موجزن رہے گی۔ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ آمین!

طلبا جامعہ احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

۱۷ ظہور ۵۶ ہش (۱۷ اگست ۱۹۷۷ء) سے انشاء اللہ العزیز رمضان المبارک شروع ہے۔ ان ایام میں مرکز میں "درس القرآن" ہوتا ہے جس میں شمولیت باعث خیر و برکت اور علم و عرفان میں اضافہ کا موجب ہے اس لئے امید ہے کہ طلبا اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور رمضان المبارک کے یہ ایام مرکز میں گزاریں گے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ طلبہ جامعہ کی لائبریری سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور جن کی کمپارٹمنٹ ہے انہیں تیاری کے لئے سہولتیں میسر آسکیں گی۔ امید ہے طلبا اس طرف مخلصانہ توجہ کریں گے اور جو نہ آسکیں وہ ان مبارک ایام میں اپنی اپنی جگہ "ترجمۃ القرآن" سیکھنے کا اہتمام کریں گے۔

رخصتوں کے دوران درجہ خامسہ کے طلبا کی جامعہ میں حاضری ضروری ہے تاکہ وہ اپنے مقالہ کی تیاری کر سکیں۔ درجہ خامسہ کے جو طلبا تحریری اجازت لئے بغیر گھروں میں مقیم ہیں ان کی غیر حاضری لگ رہی ہے اور وہ مستوجب گرفت ہیں۔

(عمید الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ)

انصار اللہ کا ہفتہ وصولی

یکم اگست تا ۷ اگست ۱۹۷۷ء

سال رواں کے بجٹ انصار اللہ کی نصف رقم ۳۰ جون ۱۹۷۷ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئے تھی مگر کئی مجالس کی طرف سے ایسا نہیں ہو سکا۔ جس کے پیش نظر محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری حاصل کر کے ہفتہ وصولی منانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں زعمائے کرام کی خدمت میں پوسٹر اور ناظمین کرام کی خدمت میں اعلان و شمار کے گوشوارے بھجوائے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں تمام عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہفتہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے باقاعدہ پروگرام بنایا جائے اور زیادہ سے زیادہ وصولی کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

نیز ہفتہ وصولی کے سلسلہ میں اپنی مساعی اور کارکردگی کی رپورٹ ۱۵ اگست تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم محترم محمود احمد صاحب چغتائی آف دہلی دروازہ لاہور کے والد محترم اور والدہ محترمہ کو دل کی تکلیف ہو گئی۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو کامل صحت والی زندگی عطا فرمائے۔

(عبدالرشید انور دارالرحمت شرقی الف ربوہ)

(۲) میری ممانی جان اہلیہ محمود احمد شاہ صاحب موسے والا ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(لئیق احمد شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

(۳) خاکسار کے بچے کا آپریشن ۲۰ جولائی کو سول ہسپتال لائلپور میں ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں بچے کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالستار محافظ خزانہ ربوہ)

سرائے خدمت کے وعدہ کنندگان جلد ادائیگی کی کوشش فرمائیں! (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دار القضاء

محترمہ حمیدہ بیگم و رشیدہ بیگم صاحبہ دختران منشی محمد الدین صاحب سکنہ چوڑا سکھر ۵۰ جھ چک ملک رسالہ ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم منشی محمد الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱/۱ واقع محلہ باب الابواب ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ ہمارے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) عطاء اللہ صاحب (۲) نور اللہ ملک صاحب پسران مرحوم۔

پلاٹ ۱/۱ واقع محلہ باب الابواب ربوہ ہمارے بھائیوں عطاء اللہ صاحب نور اللہ صاحب ملک کے نام منتقل کئے جانے پر ہم دونوں ہمشیرگان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱/۱ پسران مرحوم عطاء اللہ صاحب اور نور اللہ ملک صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا دوست عمران راشد چند روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس کی صحت کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(چوہدری عبدالرزاق خان وائرلیس انسپکٹر (ریلوے) ملتان کینٹ)

۲۔ میرا بیٹا عزیزم انیس احمد ۲۸ر جولائی کو امریکہ کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ مکینیکل انجینئرنگ میں ایم۔ ایس۔ سی کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کرنے کے بعد اُسے HOUSTON یونیورسٹی میں اسسٹنٹ شپ کے ساتھ پی۔ ایچ۔ ڈی میں داخلہ مل چکا ہوا ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس کی دینی و دنیاوی کامرانی نیز سفر و حضر میں حفظ و امان کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشریٰ بشیر اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ نصرت ربوہ)

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰
گپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

خوشخبری

احمدی بھائیو۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں، احمدیت کی برکتوں اور آپ کے تعاون سے
نیو پاک جیولرز (فون ۴۱۰۹۷۴)
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ۔ لاہور

شب و روز آپ کی خدمت میں مشغول ہے۔ اس خدمت کو مزید آگے بڑھانے کے لئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیو پاک جیولرز کی ایک اور شاخ
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور
کا بہت جلد افتتاح ہو رہا ہے۔
انتظار فرمائیے!

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور تحریر کریں (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے!
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۳۰ جون ۱۹۷۷ء کو نواسہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری اللہ دتہ صاحب چیمہ پیرکوٹی کے صاحبزادے ناصر احمد صاحب چیمہ کا پہلا بچہ ہے۔ بچے کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(کیپٹن محمد حسین چیمہ ٹرانٹو۔ کینیڈا)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے چھٹا لڑکا عطا فرمایا ہے لیکن جس دن سے بچہ پیدا ہوا ہے بچے کی والدہ جو مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خان کی بیٹی ہیں بعارضہ بخار اور خرابی جگر بیمار چلی آرہی ہیں اور اب صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی والدہ کو کامل شفاء عطا فرمائے اور نومولود کی عمر دراز کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

(محمد عثمان شاہ کارکن دفتر امانت [illegible])

۳۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو چھٹا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(چوہدری عبدالسلام ولد چوہدری بشیر احمد صاحب غوث گڑھی حال احمد نگر متصل ربوہ)

۴۔ الف۔ مکرم بشیر احمد صاحب شاہد سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ ٹیکسلا کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

ب۔ مکرم محمد برہان صاحب شاہد سیکرٹری اصلاح و ارشاد ٹیکسلا کو بھی اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک صالح اور خادمِ دین بناوے۔ آمین

(چوہدری محمد شریف احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا)

درخواستِ دعا

مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احبابِ کرام ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

۸ جولائی تا ۱۶ جولائی مہمان خانہ مستورات کی مد میں ۱۹۴۶/- روپے چندہ آیا ہے۔ گویا ۱۶ جولائی تک کل آمد ۱،۴۷،۰۸۳۔۷۰ ہوئی ہے۔ خرچ اس سے بہت زیادہ ہو چکا ہے۔ چندہ کی یہ رفتار تسلی بخش نہیں۔

اس اعلان کے ذریعہ تمام ان بہنوں اور لجنات کو جنہوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا اس میں حصہ لیں۔ جس کے نتیجہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں ٹھہرنے والی مستورات آرام اٹھا سکیں۔

جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی احمدی خواتین اپنا چندہ براہِ راست بھجوا کر اس تحریک میں شامل ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خالص

سونے چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے
اور
خرید و فروخت کیلئے
نیز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری گولبازار۔ ربوہ
فون نمبر ۵۵

"موٹاپا" کی دوا

اوبے سٹی کیور

OBESITY CURE

چار کیپسولز کا مکمل کورس Rs. 12/50 میں ملک بھر میں دستیاب ہے
65 کیورز میں سے کسی کی قیمت بھی کمپنی کے مقررہ نرخ سے زیادہ ادا نہ کریں۔
کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن کے کاروباری مسائل کیلئے ہمارے مرکزی دفتر یا اپنے قریبی کیوریٹو سنٹر سے رجوع کریں۔

۱۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) 80 کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
۲۔ لاہور کیوریٹو سنٹر 18 اکمرشل بلڈنگ دی مال
۳۔ لائلپور کیوریٹو سنٹر نزد اسلامیہ کالج سرگودھا روڈ۔
۴۔ ربوہ کیوریٹو سنٹر گولبازار۔
۵۔ ہجکہ کیوریٹو سنٹر بھیرہ ضلع سرگودھا۔
۶۔ راولپنڈی کیوریٹو سنٹر D-369 بوہڑ بازار۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر ۔ ۴۱۰۶۱۷

خالص شہد — تازہ عرق
اور
عمدہ مربہ جات
نیز
اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

کو یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے۔ نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ متصل قومی مرکزی بچت بینک ربوہ